73219 ـ خاوند كے مال سے صدقہ كرنا

سوال

ميرا خاوند اپنى سارى تنخواہ مجھے لا كر ديتا ہے تا كہ ميں جس طرح چاہوں اسے خرچ كروں، كيا ميرے ليے اس كى اجازت كے بغير صدقہ و خيرات كرنا جائز ہے، يہ علم ميں رہے كہ اگر اسے علم ہو جائے تو ان شاء اللہ وہ خوش اور راضى ہو گا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اگر بيوى كو علم ہو كہ خاوند ايسا كرنے سے راضى ہو گا تو اس كے ليے خاوند كے مال سے صدقہ و خيرات كرنے ميں كوئى حرج نہيں، اور عورت اتنا صدقہ و خيرات كرے جس كے متعلق علم ہو كہ اس پر خاوند راضى ہو جائيگا، ليكن زيادہ مال صدقہ و خيرات كرنے كے ليے خاوند كى اجازت لينا ضرورى ہے.

عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" اگر عورت بغير كسى خرابى كے خاوند كے گھر سے خرچ (صدقہ) كرتى ہے تو اسے اس كا اجروثواب حاصل ہو گا، اور اس كے خاوند كو بھى كمائى كا اجروثواب اور بيوى كو جو خرچ كيا ہے كا اجروثواب ملےگا، اور خزانچى كو بھى اسى طرح اجر حاصل ہوگا، ان كے اجروثواب ميں كسى قسم كى كوئى كمى نہيں كى جائيگى "

صحيح بخارى حديث نمبر (1425)صحيح مسلم حديث نمبر (1029).

اور اسماء رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ وہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس آئيں اور عرض كيا:

" اے اللہ تعالى كے نبى صلى اللہ عليہ وسلم ميرے پاس وہى كچھ ہوتا ہے جو مجھے زبير رضى اللہ تعالى عنہ ديں، تو كيا اگر ميں تھوڑا سا كسى كو دے دوں جو زبير مجھے ديتا ہے تو مجھے كوئى گناہ تو نہيں ہوگا ؟

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" تم حسب استطاعت خرچ كيا كرو، اورت جمع كر كے مت ركھو كہ بخل كرو، اللہ بھى تم پر روزى تنگ كر دے گا "

صحيح بخارى حديث نمبر (1434) صحيح مسلم حديث نمبر (1029).

الرضخ: قليل سی چيز الله كسی كو دينا.

ديكهيں: فتح البارى (3 / 113).

اور امام نووى رحمه الله مسلم كى شرح ميں لكهتے ہيں:

اجازت كى دو قسميں ہيں:

پہلی:

صدقه و خيرات اور نفقه كى صريح اجازت.

دوسری:

عرف و عادت كے مفہوم سے اجازت، مثلا سوالى كو روٹی وغيره دينا جس كى معاشره ميں عادت ہو، اور اس كے متعلق عرف كے ذريعه علم ہو كه خاوند اور مالك ايسا كرنے پر راضى ہوگا، اس ميں اس كى اجازت ہے چاہے اس نے كہا نہ بهى ہو ...

اور يہ علم ميں ركهيں كہ يہ سب كچھ تهوڑی اور قليل سی چيز ميں ہے جس كے باره ميں علم ہو كه عام طور پر خاوند راضى ہو گا، اور اگر متعارف اور عادت سے زياده چيز ہو تو جائز نہيں ہے.

درج ذيل فرمان نبى صلى الله عليه وسلم كا معنى بهى يہى ہے:

" اگر كوئى عورت اپنے گهر كا غله بغير كسى خرابى كے خرچ (صدقه) كرتى ہے "

رسول كريم صلى الله عليہ وسلم نے اس مقدار كى طرف اشاره كيا ہے جس پر عام طور پر خاوند راضى ہو جاتا ہے " انتہى

ديكهيں: شرح مسلم للنووى (7 / 113).

اور فتاوى اللجنة الدائمة كے فتاوى جات ميں درج ہے:

" اصل يہى ہے كه عور كو اجازت كے بغير اپنے خاوند كے مال سے صدقه و خيرات كرنے كا حق حاصل نہيں، مگر تهوڑی بہت چيز جو عام طور پر معروف ہو كر سكتى ہے، مثلا پڑوسی كے ساتھ صلہ رحمى كرنا، اور سوالى كو تهوڑی سی چيز دينا جس سے خاوند كو نقصان نہ ہوتا ہو، اور اس كا اجروثواب دونوں كو حاصل ہوگا.

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب عورت اپنے گھر کا کھانا بغیر کسی خرابی کے خرچ کرتی ہے تو اس نے جو خرچ کیا ہے اسے اس کا ثواب حاصل ہوگا، اور اس کے خاوند کو اس نے جو کمایا اس کا اجروثواب ملےگا، اور خزانچی کو بھی اسی طرح، ان میں سے کسی ایك کے اجروثواب میں بھی کمی نہیں کی جائیگی " متفق علیہ. انتہی

دیکھیں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (10 / 81).

اور شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں:

" رہا مسئلہ عورت جو اپنے خاوند کے مال سے خرچ کرتی ہے اور خاوند اسے ایسا کرنے سے منع نہیں کرتا، اور بیوی کو بھی خاوند کے متعلق اس کا علم ہے تو پھر ایسا کرنے میں کوئی مانع نہیں، لیکن اگر خاوند اسے ایسا کرنے سے منع کرتا ہے تو پھر یہ جائز نہیں ہوگا " انتہی

دیکھیں: المنتقى (4) سوال نمبر (197).

مزید آپ سوال نمبر (47705) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .